بوسنیا میں قیامت

سوویت یونین کے ٹوٹ جانے کے بعد۔ یوگوسلاویہ بھی جو ایک وفاقی ملک تھا ٹوٹ گیا۔ اس کے کچھ صوبے آزاد یا نیم خود مختار ہوگئے۔ ان میں سب سے بڑا صوبہ سربیا تھا اسی کے ایک خطّہ کا نام بوسنیا ہے۔ جس کا سب سے بڑا قصور یہ ہے کہ اس خطّہ میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ یہ خطہ ان کی بلقانی ریاستوں میں شامل تھا۔ جو کبھی سلطنت عثمانی کی قلمرو میں شامل تھیں۔ ۱۹ ویں صدی کے اخیر دور میں، اور بیسویں صدی کے اوائل میں یکے بعد دیگرے یہ بلقانی ریاستیں سلطنت عثمانیہ کے ہاتھ سے نکلتی چلی گئیں۔ اور آزاد حیثیت اپناتی گئیں یورپ کی بڑی طاقتوں نے ہمیشہ ہی مشرقی یورپ کے ان علاقوں پر ترکوں کی حکومت کو بُری نگاہ سے دیکھا تھا۔ ان ہی کی در پردہ شہ اور مسلسل ریشہ دوانیوں اور بعد ازاں جنگوں کے باعث، یہ علاقہ سلطنت عثمانی کے ہاتھوں سے نکلا۔ اور چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں بٹ گیا۔ ادھر جب پہلی جنگ عظیم کے بعد سوویت یونین وجود میں آیا۔ ترکی ایشیائے کوچک میں سمٹ کر رہ گیا۔ اور عرب ممالک بھی آزاد ہوگئے تو اس خطّہ میں یوگوسلاویہ ایک وفاق بن کر ابھرا۔ مارشل ٹیٹو سوویت یونین کے بلاک سے یوگوسلاویہ کو الگ رکھنے میں تو کامیاب تو ہوگئے۔ لیکن اندرونی طور پر وہ مختلف مذاہب کو ماننے والے اس ملک میں توازن رکھنے میں کامیاب نہیں ہوتے۔ ادھر سنہ ۱۹۴۰ء کے بعد بھی اس ملک میں مسلمانوں کو زبردست ظلم و ستم کا نشانہ بنایا گیا۔ وسیع پیمانہ پر غارت گری اور تباہی کے ذریعہ مسلم آبادیوں کو اجاڑ دیا گیا۔ اس معاملہ مہذب یورپ، جو سلطنت عثمانی میں رہنے والے عیسائیوں کی نام نہاد "حالت زار" پر آنسو بہایا کرتا تھا۔ مجرمانہ طور پر خاموش رہا۔ اور آج جب اس خطّہ میں مسلمانوں پر

انسانیت سوز مظالم روا رکھے جا رہے ہیں۔ مہذب دنیا اور خاص طور پر امریکہ اور اس کے اتحادی خاموش ہیں۔

تازہ ترین اخباری اطلاعات کے مطابق بوسنیا کا سارا خطہ ایک وسیع قیدخانہ میں تبدیل ہو چکا ہے۔ سربیائی انتہا پسندوں نے اس خطہ میں ۱۰۵ کیمپ قائم کر رکھے ہیں جن میں گذشتہ اپریل سے اب تک ۲ لاکھ ۶۰ ہزار لوگوں کو رکھا جا چکا ہے۔ ان کیمپوں میں ۱۳ ہزار بوسنیائی اب تک شہید کئے جا چکے ہیں۔ ان کے علاوہ ایک لاکھ ۳۰ ہزار مسلمانوں کو نظربندی کیمپوں میں رکھا گیا ہے۔ جہاں انھیں ناقابل بیان اذیتیں دی جا رہی ہیں۔ امریکی ہفت روزہ ٹائم اور دوسرے اخباری نمائندوں نے حال ہی میں بوسنیا کا دورہ کر کے وہاں کی لرزہ خیز تفصیلات بیان کی ہے۔ دریائے بوسنیا کے واقع یہ ملک بوسنیا، مشرقی یوروپ کا حسین ترین خطہ ہے یہ واقعی طور پر جنت نظیر ہے۔ لیکن آج اسے جہنم میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

ایک صحافی نے ہراتو نامی قصبہ کے ایک پرائمری اسکول میں قائم نظربندی کیمپ کا حال لکھا ہے۔ جہاں ۵۰۰ مسلم قیدیوں کے جسم کا سارا خون اس لئے نچوڑ لیا گیا کہ زخمی سربیائی باشندوں کو تازہ خون فراہم کیا جا سکے۔ اسی طرح اوگوسکا قصبہ میں واقع سوزے کے عارضی کیمپ میں سربیائی دہشت گردوں نے قیدیوں کو الٹا لٹکا کر ان کی آنکھیں نکال لیں۔ ٹائم کے نمائندہ اومیک السٹر نے جو رپورٹ دی ہے۔ وہ قابلِ ذکر ہے السٹر لکھتا ہے۔

بوسنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ نہ صرف بڑی حد تک ناقابلِ یقین ہے۔ بلکہ قدم قدم پر نازی جرمنی کی یادیں دلاتا ہے۔ اس خطہ میں ایک ایسی جنگ لڑی جا رہی ہے جس کا اصل نشانہ معصوم شہری ہیں انہیں ہراساں اور خوف زدہ کرنے۔ اپنی بستیوں کو چھوڑ کر بھاگ جانے اور یہاں تک کہ قتل کر ڈالنے کے ایک ایسے منصوبہ پر عمل ہو رہا ہے جو ہر اعتبار سے قابلِ مذمت ہے جو لوگ بوسنیا سے فرار ہو رہے ہیں۔ انکا واحد مقصد

نظرات

بوسنیا میں قیامت

سوویت یونین کے ٹوٹ جانے کے بعد۔ یوگوسلاویہ بھی جو ایک وفاقی ملک تھا ٹوٹ گیا۔ اس کے کچھ صوبے آزاد یا نیم خود مختار ہو گئے۔ ان میں سب سے بڑا صوبہ سربیا تھا اسی کے ایک خطّہ کا نام بوسنیا ہے۔ جس کا سب سے بڑا قصور یہ ہے کہ اس خطّہ میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ یہ خطہ ان کی بلقانی ریاستوں میں شامل تھا۔ جو کبھی سلطنت عثمانی کی قلمرو میں شامل تھیں۔ ۱۹ویں صدی کے اخیر دور میں، اور بیسویں صدی کے اوئل میں یکے بعد دیگرے یہ بلقانی ریاستیں سلطنت عثمانیہ کے ہاتھ سے نکلتی چلی گئیں۔ اور آزاد حیثیت اپنائی گئیں یوروپ کی بڑی طاقتوں نے ہمیشہ ہی مشرقی یوروپ کے ان علاقوں پر ترکوں کی حکومت کو بُری نگاہ سے دیکھا تھا۔ ان ہی کی در پردہ شہ اور مسلسل ریشہ دوانیوں اور بعد ازاں جنگوں کے باعث، یہ علاقہ سلطنت عثمانی کے ہاتھوں سے نکلا۔ اور چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں بٹ گیا۔ ادھر جب پہلی جنگ عظیم کے بعد سوویت یونین وجود میں آیا۔ ترکی ایشیائے کوچک میں سمٹ کر رہ گیا۔ اور عرب ممالک بھی آزاد ہو گئے تو اس خطّہ میں یوگوسلاویہ ایک وفاق بن کر ابھرا۔ مارشل ٹیٹو سوویت یونین کے بلاک سے یوگوسلاویہ کو الگ رکھنے میں تو کامیاب تو ہو گئے۔ لیکن اندرونی طور پر وہ مختلف مذاہب کو ماننے والے اس ملک میں توازن رکھنے میں کامیاب نہیں ہوئے۔ ادھر ۱۹۴۰ء کے بعد بھی اس ملک میں مسلمانوں کو زبردست ظلم وستم کا نشانہ بنایا گیا۔ وسیع پیمانہ پر غارت گری اور تباہی کے ذریعہ مسلم آبادیوں کو اجاڑ دیا گیا۔ اس معاملہ مہذب یوروپ، جو سلطنت عثمانی میں رہنے والے عیسائیوں کی نام نہاد "حالت زار" پر آنسو بہایا کرتا تھا۔ مجرمانہ طور پر خاموش رہا۔ اور آج جب اس خطّہ میں مسلمانوں پر